DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء للامور الشرعية والمالية
Darulifta Sharia In Business

دارالافتاء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ کرنٹ یا بارود کے ذریعے مچھلیوں کو پکڑنا جائز ہے یا نہیں؟ دریا سمندر اور ذاتی تالاب کے حوالے سے رہنمائی فرمادیں۔

مستفتی

مولانا ضیاء اللہ صاحب پشاور

0332-9212575

دارالافتاء
فتویٰ نمبر 59/6
مورخہ ۲۳/۷/۱۴۳۹ھ
صادق آباد ضلع رحیم یار خان پاکستان

الجواب باسم ملهم الصواب

سمندر یا دریا وغیرہ سے مچھلی کے شکار کے لئے ایسے ذرائع مثلاً کرنٹ یا بارود وغیرہ استعمال کرنا جو عمومی طور پر ہلاکت کا باعث بنتے ہوں درست نہیں، کیونکہ اس میں درج ذیل مفاسد ہیں۔

۱۔ بڑی مچھلیوں کے ساتھ چھوٹی مچھلیاں بھی مر جاتی ہیں، جس کی وجہ سے مال کا ضیاع ہوتا ہے۔

۲۔ ان ذرائع کے استعمال سے مچھلی کے علاوہ پانی کی دیگر مخلوق بلاوجہ مر جاتی ہے۔

اس لیے ان ذرائع سے سمندر یا دریا وغیرہ سے مچھلی کا شکار درست نہیں ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ تاہم ذاتی تالاب میں اگر ساری مچھلیاں بڑی ہوں تو ان جگہوں سے کرنٹ کے ذریعے مچھلیاں پکڑنا جائز ہے۔

نیز تالابوں سے بارود اور بم وغیرہ کے ذریعے مچھلیاں پکڑنا بھی جائز ہے، بشرطیکہ چھوٹی مچھلیاں نہ ہو، اور اگر اس بات کا غالب گمان ہو کہ ان کے زہریلے اثرات مچھلی کے گوشت میں منتقل ہو جائیں گے جس سے انسانی صحت متاثر ہو تو مچھلی کے شکار کے لئے ان ذرائع کو استعمال نہ کیا جائے، گو ان طریقوں سے پکڑی ہوئی مچھلی حلال ہو گی۔

القرآن الكريم، سورة النحل: (14/16)

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ.

سنن ابن ماجه: (1102/2)

عن عبد الله بن عمر، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «أحلت لكم ميتتان ودمان، فأما الميتتان، فالحوت والجراد، وأما الدمان، فالكبد والطحال».

الدر المختار وحاشية ابن عابدين: (307/6)

وما مات بحر الماء أو برده وبربطه فيه أو إلقاء شيء فموته بآفة وهبانية،

Scanned by CamScanner

وقال العلامة الشامی ﷺ فی شرح (قوله أو إلقاء شيء) وكان يعلم أنها تموت منه. قال في المنح: أو أكلت شيئا ألقاه في الماء لتأكله فماتت منه وذلك معلوم ط (قوله فموته بآفة) أي جميع ما ذكر وهو الأصل في الحل كما مر.

واللہ اعلم بالصواب

محمد ثاقب منظور عفا اللہ عنہ وعافاہ

دارالافتاء : للامور الشرعیہ والمالیہ صادق آباد

29/ ربیع الثانی 1439ھ بمطابق 17/ جنوری 2018ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

محمد ابراہیم

مفتی

۲۹-۴-۳۹ھ

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

محمد حکیم عفی عنہ

۲۹/۴/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی **حماد اللہ نور** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح

ابوالحسن حماد اللہ

نائب مفتی

دارالافتاء

فتویٰ نمبر 59/6

مورخہ ٣٩/٤/٣٠ھ

نوٹ: ا۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دارالافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner